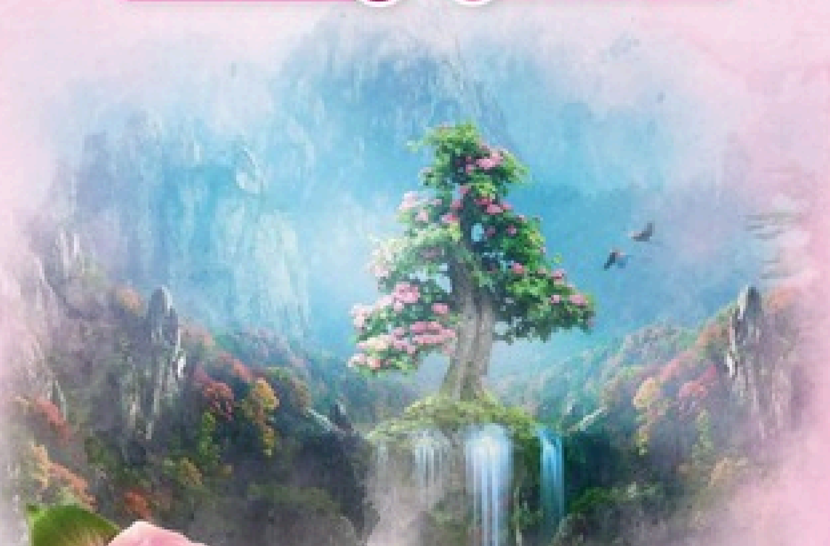
ہفتہ وار رسالہ:271
WEEKLY BOOKLET:271

امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب "نیکی کی دعوت" کی ایک قسط مع ترمیم و اضافہ "بنام"

صفحات 14

# حوریں افضل یا جنّتی عورتیں





شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علّامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

(یہ مضمون کتاب ”نیکی کی دعوت“ صفحہ 291 تا 301 سے لیا گیا ہے۔)

# حُوریں افضل یا جنَّتی عورَتیں؟

**دُعائے عطار:** یارَبَّ المصطفٰے! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ ”حُوریں افضل یا جنَّتی عورَتیں؟“ پڑھ یا سُن لے، اُسے خُوب نیکیاں کرنے، گناہوں سے بچنے اور نیکی کی دعوت عام کرنے کی توفیق عطا فرما اور اُس کو بے حساب جنت میں داخلہ عنایت فرما۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

## دُرُود شریف کی فضیلت

حضرتِ عبدُ الرحمٰن بن عَوف رضی اللہُ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ایک مرتبہ باہَر تشریف لائے تو میں بھی پیچھے ہو لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ایک باغ میں داخِل ہوئے اور سَجدے میں تشریف لے گئے، آپ نے سجدہ اتنا طویل کر دیا کہ مجھے اندیشہ ہوا کہیں اللہ پاک نے رُوحِ مبارَکہ قبض نہ فرمالی ہو! چنانچِہ میں قریب ہو کر بغور دیکھنے لگا، جب سرِ اَقدس اُٹھایا تو فرمایا: ”اے عبدُ الرحمٰن! کیا ہوا؟“ میں نے اپنا خدشہ ظاہِر کر دیا تو فرمایا: ”جبرئیلِ امین نے مجھ سے کہا: کیا آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو یہ بات خوش نہیں کرتی کہ اللہ پاک فرماتا ہے کہ جو تم پر دُرُودِ پاک پڑھے گا میں اس پر رَحمت نازِل فرماؤں گا اور جو تم پر سلام بھیجے گا میں اُس پر سلامتی اُتاروں گا۔“

(مسند امام احمد، 1/406، حدیث: 11662)

زمانے والے ستائیں، دُرودِ پاک پڑھو جہاں کے غم جو رُلائیں، دُرودِ پاک پڑھو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

حضرتِ ابنِ عبّاس رضی اللہُ عنہما (نیکی کی دعوت دیتے ہوئے گناہوں سے ڈرانے کیلئے) ارشاد

فرماتے ہیں: اے گناہ کرنے والے! تو ”بُرے خاتِمے“ سے بے خوف نہ ہو اور جب تُو کوئی گُناہ کرلے، تو اُس کے بعد اُس سے بڑا گناہ نہ کر، تیرا دائیں بائیں جانب کے فِرِشتوں سے حیا میں کمی کرنا اُس گناہ سے بڑا گناہ ہے جو تو نے کیا اور تیرا گناہ کرلینے پر خوش ہونا اس سے بھی بڑا گناہ ہے حالانکہ تُو نہیں جانتا کہ اللہ پاک تیرے ساتھ کیا سُلوک فرمانے والا ہے اور تیرا کسی گناہ کے چھوٹنے پر غمگین ہوجانا اِس سے بھی بڑا گُناہ ہے اور تُو (کس قَدَر نادان ہے کہ چُھپ کر) گناہ (یا بدکاری) کرتے ہوئے تیز ہوا سے دروازے کا پردہ اُٹھ جائے تو ڈر جاتا ہے مگر تیرا دل اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ پاک تجھے دیکھ رہا ہے۔ تیرا (خدا سے نہ ڈرنے کا) یہ عمل اِس سے بھی بڑا گُناہ ہے۔

(تاریخ ابن عساکر، 10 / 60۔ جمع الجوامع 15 / 105، حدیث: 12462)

سِلسِلہ آہ! گناہوں کا بڑھتا جاتا ہے ۔۔۔ نِت نیا جُرم ہر اک آن ہوا جاتا ہے
امتحاں کے کہاں قابل ہوں میں پیارے اللہ ۔۔۔ بے سبب بخش دے مولیٰ ترا کیا جاتا ہے
(وسائلِ بخشش ص126)

## گناہ کے بارے میں نیک اور بد کی اپنی اپنی کیفیّت

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! حضرتِ ابنِ عبّاس رضی اللہُ عنہما نے کس قَدَر عُمدہ انداز میں نیکی کی دعوت ارشاد فرمائی ہے! واقعی گناہ پھر گناہ ہے اِس سے باز ہی رہنا چاہئے اللہ پاک کے نیک بندے اس سے بہُت زیادہ ڈرتے ہیں، مگر گناہوں کے عادی لوگ اِس کی ذرا بھی پرواہ نہیں کرتے جیسا کہ ”بخاری شریف“ میں فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: ”مومِن اپنے گناہوں کو اس انداز سے دیکھ رہا ہوتا ہے گویا کہ وہ کسی پہاڑ تلے بیٹھا ہے اور اُسے ڈر ہے کہ کہیں یہ پہاڑ اِس کے اوپر نہ آگرے جبکہ فاسق و فاجِر کے نزدیک گناہوں کا مُعامَلہ ایسا ہے گویا کوئی مکّھی اس کی ناک پر بیٹھی اور اس نے ہاتھ کے اشارے سے اُڑا دی۔“

(بخاری، 4 / 190، حدیث: 6308)

## رِیچھ بندر کا تماشا دیکھنا حرام ہے

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! حضرتِ ابنِ عبّاس رضی اللہُ عنہما کی نیکی کی دعوت میں گناہ کرنے سے رہ جانے پر غمگین ہونے کے مُتعلّق بھی ذکر ہے، اِس ضِمن میں دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت (561 صَفحات)" صَفْحَہ 286 پر دیئے ہوئے عبرت کے "مَدَنی پھول" مُلاحَظہ ہوں: چُنانچِہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلِ سنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ناجائز بات کا تماشا دیکھنا بھی ناجائز ہے، بندر نَچانا حرام ہے، اس کا تماشا دیکھنا بھی حرام ہے۔ دُرِّ مُختار و حاشِیۂ علّامہ طَحْطَاوِی میں ان مسائل کی تَصرِیح (یعنی واضح بیان) ہے۔ آج کل لوگ ان (احکام) سے غافل ہیں۔ مُتّقی لوگ جن کو شریعت کی احتیاط ہے، ناواقفی سے ریچھ یا بندر کا تماشا یا مُرغوں کی پالی (یعنی ترکیب سے کروائی جانے والی مرغوں کی لڑائی) دیکھتے ہیں اور نہیں جانتے کہ اِس سے گنہگار ہوتے ہیں۔ حدیث میں ارشاد ہے کہ "اگر کوئی مَجمعِ خَیر (یعنی بھلائی کا اجتماع وغیرہ) کا ہو اور وہ نہ جانے پایا اور خبر ملنے پر اِس نے افسوس کیا تو اُتنا ہی ثواب ملے گا جتنا حاضِرین کو اور اگر مَجمعِ شَر (یعنی بُرائی کا مجمع مَثَلاً میوزیکل پروگرام) ہو اُس نے اپنے نہ جانے پر افسوس کیا تو جو گناہ اُن حاضِرین پر ہو گا وہ اِس پر بھی (ہو گا)۔"

مولیٰ مجھ کو نیک بنادے اپنی اُلفت دل میں بسا دے
بَہرِ صَفا اور بَہرِ مَروہ یااللہ مِری جھولی بھر دے (وسائلِ بخشش، ص107)

## لوگوں کے سامنے "نیک بننے" والے کی قبر کا احوال

حضرت ابراہیم تَیمی رحمۃُ اللہِ علیہ (اخلاص کے متعلق نیکی کی دعوت دیتے ہوئے ارشاد) فرماتے ہیں: میں موت اور اپنے مِٹ جانے کو یاد کرنے کے لئے کثرت سے قبرِستان آتا

جاتا تھا، ایک رات قبرِستان میں مجھے نیند نے گھیر لیا اور میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک قَبْر پھٹی اور آواز آئی: ''یہ زنجیر پکڑو اور اِس کے منہ میں داخِل کرکے اس کی پچھلی شَرمگاہ سے نکالو۔'' تو وہ مُردہ (گھبرا کر) کہنے لگا: ''یاربِّ کریم! کیا میں قراٰن نہیں پڑھا کرتا تھا؟ کیا میں بَیْتُ اللہ کا حج نہیں کرتا تھا؟'' اِس طرح یکے بعد دیگرے وہ اپنی نیکیاں گنوانے لگا تو پھر آواز گُونج اٹھی: بے شک تُو لوگوں کے سامنے تو یہ اعمال کرتا تھا مگر جب تنہائی میں ہوتا تو نافرمانیوں کے ذَرِیعے مجھ سے اعلانِ جنگ کرتا اور مجھ سے نہیں ڈَرتا تھا۔

(الزواجر عن اقتراف الکبائر، 1/31)

مرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو کر اخلاص ایسا عطا یا الٰہی

(وسائلِ بخشش، ص78)

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! لرز اُٹھیے! گھبرا کر توبہ کر لیجئے!! یہاں وہ نیک نَمازی اور بظاہِر سنّتوں کے عادی اسلامی بھائی بھی عبرت حاصِل کریں جو سب کے سامنے محض دِکھاوے کیلئے فرض تو فرض نَفل بھی ادا کرتے ہیں مگر تنہائی میں عمل سے غفلت بَرتتے ہیں، نیک نظر آنے کیلئے عوام میں تو خوب حُسنِ اَخلاق کے پیکر بنتے، ہر ایک کو احترام سے جُھک کر سلام کرتے اور ''جی جناب'' سے مخاطِب ہوتے ہیں مگر گھر میں ''شیرِ بَبر'' کی طرح دَہاڑتے، خوب تُو تَڑاک اور دل آزار گفتگو کرتے بلکہ مار دھاڑ تک سے بھی نہیں چُوکتے ہیں۔

چُھپ کے لوگوں سے کئے جس کے گناہ وہ خبردار ہے کیا ہونا ہے

(حدائقِ بخشش، ص167)

شرحِ کلامِ رضاؔ: اس شعر میں اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نیکی کی دعوت دیتے ہوئے فرماتے ہیں: اے گناہ کرنے والے! تُونے لوگوں سے تو اپنے گناہ چُھپا لئے، مگر یہ بھول گیا کہ جس پَروَردَگار کی نافرمانیاں کی ہیں وہ تیرے ان کارناموں سے واقِف ہے۔ آہ! اب مَحْشر میں تیرا کیا ہوگا! دِکھاوے کے اعمال سے توبہ کر لیجئے، اللہ پاک توبہ قبول کرنے والا

مہربان ہے، مکتبۃُ المدینہ کی کتاب ”جہنّم میں لے جانے والے اعمال“(جلد2)صَفْحَہ866 تا 867 پر ہے: تاجدارِ رِسالت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ مَغفِرت نشان ہے: ”گناہ پر نادِم ہونے والا اللہ پاک کی طرف سے رَحمت کا انتظار کرتا ہے اور گناہ پر اِترانے (یعنی نادم نہ ہونے) والا ناراضی کا انتظار کرتا ہے اور اے اللہ پاک کے بندو! یاد رکھو! عنقریب ہر (اچّھا یا برا) عمل کرنے والا اپنے عمل کی بِنا پر آگے بڑھے گا اور دُنیا سے جانے سے پہلے اپنے اچّھے اور بُرے عمل کا بدلہ دیکھ لے گا اور اعمال کا دار و مَدار خاتِموں پر ہے اور دن اور رات دو سُواریاں ہیں لہٰذا ان کے ذَرِیعے آخِرت کی طرف اچّھا سفر اختیار کرو اور توبہ میں تاخیر کرنے سے بچو، کیونکہ موت اچانک آجاتی ہے اور تم میں سے کوئی اللہ پاک کے حِلْم (یعنی نرمی) سے ہرگز دھوکے میں نہ رہے، بے شک آگ تم میں سے ہر ایک کے جوتے کے تسمے (تَس۔ مے) سے بھی زیادہ قریب ہے۔“ پھر شَہَنشاہِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے یہ (یعنی پارہ 30 سورۃُ الزِّلْزَال ساتویں اور آٹھویں) آیاتِ مبارَکہ تِلاوت فرمائیں:

﴿فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ ۷ وَ مَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ ۸﴾

”ترجمۂ کنز الایمان: تو جو ایک ذرّہ بھر بھلائی کرے اُسے دیکھے گا اور جو ایک ذرّہ بھر بُرائی کرے اُسے دیکھے گا۔“

## گناہوں پر ندامت کا نام توبہ ہے

اللہ پاک کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: اَلنَّدَمُ تَوْبَةٌ یعنی (گناہ پر) نادِم ہونا ہی توبہ ہے۔ (ابن ماجہ، 4/492، حدیث: 4252)

## نَدامت کی وَضاحت

یعنی شرمِندگی و نَدامت توبہ کا ایک بَہُت بڑا رُکن ہے جیسا کہ ایک حدیثِ پاک میں

ہے: ”حج وُقُوفِ عَرَفہ کا نام ہے۔“ (ترمذی،2/254،حدیث:890) نَدامت میں یہ بھی ضَروری ہے کہ وہ نافرمانی، اُس کی قَباحت (یعنی بُرا ہونے) اور آخرت کے خوف کی وجہ سے ہو محض دُنیوی بے عزّتی یا گناہ میں مال ضائع ہونے کی وجہ سے نہ ہو۔

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ رُوح پرور ہے: ”اللہ پاک کسی بندے کے گناہ پر نادِم (یعنی شرمندہ) ہونے کو مُلاحظہ فرماکر اس کے توبہ کرنے سے پہلے ہی اسے معاف فرمادیتا ہے۔“ (مستدرک،5/360،حدیث:7721)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

## سَتَّر ہزار کنیزوں کے جُھرمٹ میں چلنے والی حُور

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! جو خوش نصیب اپنی نیکیوں پر پھولے گا نہیں، اللہ پاک کی بے نیازی کو بھولے گا نہیں، نیکیاں کرنے کے باوُجود اِخلاص کی کمی کے خوف سے لَرزے گا اور اَشکباری کرے گا وہ کامیاب ہے، اللہ پاک کی رَحمت سے ہنستا ہوا داخِلِ جنّت ہوگا۔ جنّت کی آرزو میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتیں سیکھنے سکھانے کے مَدَنی قافِلوں میں سفر کیجئے۔ ”نیک اعمال“ کے مطابِق عمل کیجئے اور نیکی کی دعوت کی دھومیں مچاتے رہئے۔ نیکی کی دعوت دینے والوں کی بھی کیا خوب شان ہے کہ جنّت کی عظیمُ الشّان حُور اُس کی مُنتَظِر ہے چُنانچِہ حضرت امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ نقل کرتے ہیں، حضرتِ ابوہُریرہ رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: جنّت میں ایک حُور جسے ”عَیناء“ کہا جاتا ہے، جب وہ چلتی ہے تو اُس کی دائیں بائیں طرف 70 ہزار کنیزیں چلتی ہیں، وہ حُور کہتی ہے: نیکی کا حکم دینے والے اور بُرائی سے روکنے والے کہاں ہیں؟ (احیاء العلوم،5/310)

## حُوروں کے متعلق تین فرامینِ مصطفٰے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مرحبا! نیکی کی دعوت دینے والوں کا رُتبہ کتنا بُلند و بالا

ہے کہ عَینا جیسی عظیمُ الشّان حُور جنَّت میں اُس کی مُنتَظِر ہے! ”حُور“ بھی اللہ پاک کی کیا خوب مخلوق ہے! اِس ضِمن میں تین فرامینِ مُصطَفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مُلاحَظہ فرمایئے:

﴿1﴾ جنّتی عورتوں کے سر کا دوپٹّا دُنیا وَمَافِیۡھا (یعنی دنیا اور جو کچھ اس میں ہے) سے بہتر ہے (بخاری، 2/252، حدیث: 2796) ﴿2﴾ ہر جنَّتی کو بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں میں سے دو بیویاں ایسی ملیں گی کہ 70 جوڑے پہنے ہوں گی پھر بھی ان لباسوں اور گوشت کے باہر سے ان کی پنڈلیوں کا مَغز دکھائی دے گا جیسے سفید شیشے میں سُرخ شراب دکھائی دیتی ہے (معجم کبیر، 10/160، حدیث: 10321) ﴿3﴾ ادنیٰ جنَّتی کے پاس دنیا کی بیویوں کے علاوہ 72 حُوریں ہوں گی۔ (مسند امام احمد، 3/640، حدیث: 10932)

## مَرد کو حُور ملے گی جنّتی عورت کو کیا ملے گا؟

**سوال:** جنّتی مرد کو حور ملے گی، جنّتی عورت کیلئے کیا ترکیب ہوگی؟

**جواب:** جو میاں بیوی جنَّت میں جائیں گے وہ وہاں بھی اکٹھے رہیں گے اور جس عورت کا شوہر مَعاذَ اللہ جہنّم میں جائے گا اُس کا کسی جنَّتی مرد کے ساتھ نکاح کر دیا جائیگا۔

## کمسِن بچّے کا جنَّت میں نکاح

**سوال:** کم سِن بچّہ جنَّت میں جائے گا تو کیا اُس کا بھی نکاح ہوگا؟

**جواب:** جی ہاں۔ حضرتِ اِمام احمد بن حَجَر مَکّی شَافِعی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: کم سِن بچہ حشر میں دنیاوی عمر اور جَسامت پر اٹھایا جائے گا پھر جنّت میں داخلے کے وَقت اس کی جَسامت بڑھا دی جائے گی اور وہ بالغ کی طرح داخلِ جنّت ہوگا اور دنیاوی عورَتوں اور حُوروں کے ساتھ اُس کا نکاح کر دیا جائے گا۔ (فتاوٰی حدیثیہ، ص245)

## کُنوارے فوت ہونے والوں کا نکاح

**سوال:** جو مسلمان مرد و عورت کُنوار پن میں رخصت ہوئے ہوں کیا ان کے بھی نکاح کی

کوئی صورت ہو گی؟

**جواب:** جن مردوں یا عورتوں کا ساری زندگی نِکاح نہیں ہوتا ان کا بھی جنّت میں ایک دوسرے سے نِکاح کر دیا جائے گا۔

## جنَّتی عورتیں افضل یا حُوریں؟

**سوال:** دنیا کی جنَّتی عورتیں افضل ہیں یا حُوریں؟

**جواب:** دُنیا کی جنَّتی عورتیں حُوروں سے افضل ہیں۔ چُنانچِہ ”طَبَرانی“ کی ایک طویل حدیثِ پاک میں یہ بھی ہے: اُمُّ الْمُؤمِنین حضرتِ اُمِّ سَلَمہ رضی اللہُ عنہا نے عرض کی: ”یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! دُنیا کی عورتیں افضل ہیں یا بڑی آنکھوں والی جنَّتی حُوریں؟“ تو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”دنیا کی عورتیں بڑی آنکھوں والی جنَّتی حوروں سے افضل ہیں۔“ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! کس وجہ سے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”یہ ان کے نَماز اور روزے اور اللہ پاک کی عبادت کرنے کی وجہ سے ہے۔“ (معجم کبیر، 23/367، حدیث: 870) ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: دنیا کی جنَّتی عورتیں حُوروں سے 70 ہزار درجے افضل ہیں۔ (التذکرۃ باحوال الموتی، ص458) جلیل القدر تابِعی حضرتِ حِبان بن اَبُو جَبَلَہ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: دنیا کی وہ عورتیں جو جنّت میں جائیں گی اپنے نیک کاموں کی وجہ سے جنّت کی حوروں سے افضل ہوں گی۔

(تفسیر قرطبی، 16/113)

## کئی شوہروں والی جنّت میں کس کے ساتھ ہو گی؟

**سوال:** اگلے شوہر کی فَوتگی یا طلاق وغیرہ کی صورت میں جس عورت نے ایک سے زیادہ شادیاں کی ہوں وہ جنَّت میں کون سے شوہر کے ساتھ رہے گی؟

**جواب:** اگر کوئی عورت یکے بعد دیگرے ایک سے زیادہ مَردوں کے نِکاح میں آئی تو ایک قول کے مطابِق جس کے نِکاح میں سب سے آخِر میں تھی جنّت میں اُسی کے ساتھ ہو گی۔ جیسا کہ حضرتِ ابو الدَّرداء رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ روح پرور ہے: "عورت جنّت میں اپنے اس شوہر کے نکاح میں دی جائے گی جو دُنیا میں اس کا سب سے آخِری شوہر تھا۔" (مسند الشامیین للطبرانی، 2/359، حدیث:1496) دوسرا قَول یہ ہے جس کا اَخلاق زیادہ اچھا ہو گا اسے ملے گی جیسا کہ اُمُّ الْمُؤمِنین حضرتِ اُمِّ سَلَمہ رضی اللہُ عنہا نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! بعض عورتیں دنیا میں دو، تین یا چار شوہَروں سے (یکے بعد دیگرے) شادی کرتی ہیں، پھر مرنے کے بعد وہ جنّت میں اکٹھے ہوں تو وہ عورت کس شوہر کے لیے ہو گی؟ ارشاد فرمایا: اُسے اختیار دیا جائے گا اور جس خاوَند کا اَخلاق دُنیا میں سب سے اچّھا ہو گا وہ اُس کو اختیار کرے گی، وہ کہے گی: اے میرے ربّ! میرے اس خاوَند کا اَخلاق سب سے اچّھا تھا لہٰذا اس کے ساتھ میرا نِکاح فرما دے۔ (معجم کبیر، 23/367 حدیث:870) ان دونوں احادیث واقوال میں کوئی تَعارُض (یعنی ٹکراؤ) نہیں۔

جیسا کہ حضرتِ اِمام احمد بن حَجَر مَکّی شافِعی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جس عورت نے یکے بعد دیگرے کئی نکاح کیے ہوں تو ایک صورت یہ ہے کہ ہر شوہر نے اُس کو طَلَاق دے دی ہو اور جب وہ فوت ہوئی تو کسی کے نِکاح میں نہ تھی تو صِرف اسی حالت میں اس کو اختیار دیا جائے گا اور جس خاوَند کا اَخلاق دنیا میں سب سے اچّھا ہو گا اُسے ملے گی۔ جیسا کہ حضرتِ اُمِّ سَلَمہ رضی اللہُ عنہا کی حدیث میں مذکور ہے۔ اور دوسری صورت یہ ہے کہ اس نے مُتَعَدِّد نکاح کیے ہوں اور آخِری خاوَند نے اس کو طَلَاق نہ دی ہو اور وہ اس کے نکاح میں فوت

ہوئی اس صورت میں وہ جنّت میں آخِری خاوَند کے نکاح میں ہوگی جیسا کہ حضرتِ ابو الدَّرداء رضی اللہُ عنہ کی حدیث میں ہے۔ (فتاوی حدیثیہ، ص70، 71ملخصا)

اخلاق ہوں اچھے مِرا کِردار ہو ستھرا محبوب کا صدقہ تو مجھے نیک بنادے
(وسائلِ بخشش، ص103)

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

## لوگوں کو نفع پہنچانا

حضرتِ جابِر رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ سُلطانِ مَکّۂ مکرَّمہ، تاجدارِ مدینۂ منوَّرہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمان ہے: مُؤمِن سے اُلفت کی جاتی ہے اور اُس (شخص) میں کوئی بھلائی نہیں جو نہ کسی سے اُلفت (یعنی مَحبّت) رکھے نہ اُس سے اُلفت کی جائے اور لوگوں میں سے بہتر وہ ہے جو لوگوں کو نفع پہنچائے۔ (شعب الایمان، 6/117، حدیث: 7658)

## ڈاکوؤں نے ساری بس لوٹ لی مگر مجھے چھوڑ دیا

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! نیک بندوں سے لوگ مَحبّت کرتے ہیں یہاں تک کہ بسا اوقات ڈاکو بھی نیک بندوں کا احترام کرتے ہوئے انہیں لُوٹنے سے باز رہتے ہیں چُنانچِہ داڑھی، زلفوں سے مُزَیّن سنّتوں بھرے لباس میں ملبوس باعِمامہ رہنے والے ایک مُبلِّغ دعوتِ اسلامی جو کہ "نیک اعمال" کے عامل ہونے کے ساتھ ساتھ تنظیمی طور پر اِس کے ذِمّے دار بھی ہیں۔ ان کا کچھ اِس طرح بیان ہے کہ ایک بار میں جیب میں کافی رقم لئے حیدرآباد (سندھ، پاکستان) سے کراچی آنے کیلئے بس میں سُوار ہوا۔ بس ابھی بمُشکل آدھا گھنٹہ چلی ہوگی کہ اچانک مختلف نِشَستوں سے چار پانچ افراد ایک دم اسلحہ (اَس۔لَ۔حہ) تان کر کھڑے ہوگئے۔ ان میں جو سب سے قد آور تھا اُس نے لپک کر ڈرائیور کو ایک زور

دار طَمانچہ جَڑ دیا اور اسے دھکیل کر ڈرائیونگ سیٹ پر قابض ہو گیا۔ بَس ایک کچّے راستے میں اُتار دی گئی، اب ڈاکوؤں نے چلتی بس میں ہر ایک کی جامہ تلاشی لینی اور لوٹنا شُروع کر دیا۔ بس میں شدید خوف وہراس تھا، میں بھی ایکدم سہما ہوا تھا، میری اگلی نِشست پر مضبوط قدو قامت کے نوجوان بیٹھے تھے اور مجھے اندیشہ تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ ڈاکوؤں کے خلاف مُزاحمَت کریں اور وہ گولی چلا دیں۔

بہر حال میں نے احتیاطاً تجدیدِ ایمان کرنے کے بعد آنکھیں بند کرلیں، میرے برابر جو صاحِب بیٹھے ہوئے تھے ایک ڈاکو نے اُن کی تلاشی لی اور جو ہاتھ آیا چھین لیا۔ مگر مجھے ہاتھ نہ لگایا، دوسرا ڈاکو آیا اُس نے بھی انہیں صاحِب کی تلاشی لی، مزید اُن کی کسی جیب سے 100 روپے کا نوٹ بَرآمد ہوا وہ بھی لُوٹ لیا اور مجھے چھیڑے بِغیر جانے لگا، تیسرے ڈاکو نے میری طرف اشارہ کرکے آواز دی مولانا صاحِب کو مت لُوٹنا یہ دیکھ کر میرے پیچھے بیٹھے ہوئے کسی پیسنجر نے موقع پا کر اپنی رقم کی گڈّی میری پیٹھ کی طرف کُرتے کے اندر سَرکا دی، کسی خاتون نے پیچھے سے سونے کا لاکِٹ نیچے میرے پاؤں کی طرف پھینک دیا (اِس کا علم مجھے بعد میں ہوا) بہر حال ڈاکو لوٹ مار کرنے کے بعد بس سے اُترے اور فِرار ہو گئے۔ اب بس کے لُٹے ہوئے پیسنجروں کی آواز نکلی، شور وغل اور وَاویلا شُروع ہو گیا، کسی نے میری طرف اشارہ کرکے چِلّا کر کہا: اِس مولانا کو پکڑلو یہ ڈاکوؤں کا آدمی معلوم ہوتا ہے کیوں کہ ہم سب کو لُوٹا اس کو نہیں لوٹا، میں ڈر گیا کہ اب گئے! یہ لوگ کہیں مجھے توڑ پھوڑ نہ ڈالیں، یکا یک غیبی مدد یوں آئی کہ انہیں مسافِروں میں سے کسی نے کچھ اس طرح کہا: نہیں نہیں بھائیو! یہ شریف آدمی ہے، اِس کا لباس اور چِہرہ نہیں دیکھتے! بس اِس کی نیکی آڑے آگئی اور بچ گیا، ہم لوگ گنہگار ہیں، ہمیں گناہوں کی سزا ملی ہے۔

## ڈاکوؤں سے حفاظت کا راز

ان اسلامی بھائی کا مزید بیان ہے: اَلحمدُلِلّٰہ پہلے ڈاکوؤں سے حفاظت ہوئی اور بعد میں لُٹے ہوئے مسافروں کی طرف سے آنے والی شامت دُور ہوئی۔ یہ دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول کی بَرَکت کی ”مَدَنی بہار“ ہے کہ میں داڑھی، زلفوں اور عمامہ شریف کا تاج سجائے سنتوں بھرے لباس میں ملبوس رہتا ہوں ورنہ مجھے بھی شاید بے دردی سے لوٹ لیا جاتا۔ دینی ماحول سے وابستگی سے قبل میں فُل ماڈَرن رہتا اور اسٹیج ڈراموں میں کام کیا کرتا تھا۔ اللہ پاک ورسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا کرم ہوا کہ مجھ گنہگار کو دعوتِ اسلامی نے توبہ کا راستہ دکھایا، نَمازی بنایا، سنّتوں کا رنگ چڑھایا، حُضُور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کے سلسلے میں مُرید بننے کا شَرَف دلایا، نیک بننے کے نُسخے یعنی ”نیک اعمال“ کا عامِل اور اپنے پیر صاحِب کی طرف سے ملنے والے ”شجرۂ قادِریہ رضویہ“ کے کچھ نہ کچھ اَوراد پڑھنے والا بنایا جس میں ایک وِرد یہ بھی ہے: بِسۡمِ اللّٰہِ عَلٰی دِیۡنِیۡ بِسۡمِ اللّٰہِ عَلٰی نَفۡسِیۡ وَ وُلۡدِیۡ وَاَھۡلِیۡ وَمَالِیۡ یعنی اللہ پاک کے نام کی بَرَکت سے میرے دین، جان، اولاد اور اَہل ومال کی حفاظت ہو۔ (ترجمہ پڑھنا ضروری نہیں، اوّل آخِر ایک بار درود شریف پڑھ لیجئے) فضیلت: یہ دعا جو روزانہ صبح و شام تین تین بار پڑھ لے اُس کے دین، ایمان، جان، مال، بچّے سب محفوظ رہیں۔ (اِن شاءَ اللہ الکریم) اَلحمدُلِلّٰہ میں روزانہ صبح و شام یہ وِرد پڑھتا ہوں، میرا حُسنِ ظن ہے کہ ڈاکوؤں سے حفاظت اللہ پاک کی رَحمت سے اِسی وِرد کی بَرَکت سے ہوئی ہے۔ جب دنیا میں اِس کا یہ ثَمَر (یعنی فائدہ) ہے تو اِن شاءَ اللہ الکریم مرتے وَقت ایمان بھی سلامت رہے گا۔ میری تمام اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں سے مَدَنی اِلتجا ہے کہ دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہیں اور مکتبۃُ المدینہ سے ”نیک اعمال“ کا رسالہ حاصِل کر کے اُس کے مطابِق زندگی گزارنے کی کوشش کریں، اِن شاءَ اللہُ الکریم دونوں جہانوں میں بیڑا پار ہو گا۔

## صُبح وشام کی تعریف

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول کی بھی کیا خوب مَدَنی بہاریں ہیں! مذکورہ وِرد کرنے کے اوقات یعنی ”صبح وشام“ کی تعریف بھی سمجھ لیجئے، چُنانچِہ شجرۂ قادِریہ رضویہ صَفْحہ 10 پر ہے: آدھی رات ڈھلے سے سورج کی پہلی کرن چمکنے تک ”صُبح“ ہے۔ اس سارے وَقفے میں جو کچھ پڑھا جائے اُسے صُبح میں پڑھنا کہیں گے اور دوپَہَر ڈَھلے (یعنی ابتِدائے وقتِ ظُہر) سے لے کر غُرُوبِ آفتاب تک ”شام“ ہے۔ اِس پورے وَقفے میں جو کچھ پڑھا جائے اُسے شام میں پڑھنا کہیں گے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کی کتاب ”نیکی کی دعوت“ کا مضمون یہاں ختم ہوا۔

## امیرِ اہلِ سنّت کی بیرونِ مُلک روانگی (ضرورتاً کچھ تبدیلی کے ساتھ)

8 صفرُ الْمُظَفَّر 1444 ہجری بمطابق 5 ستمبر 2022 کی رات مَدَنی چینل پر پاکستان میں حالیہ سیلاب زدگان کی خدماتِ دعوتِ اسلامی پر مشتمل پروگرام بنام ”مدد کی گھڑی ہے“ میں امیرِ اہلِ سنّت حضرتِ علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کی شرکت ہوئی، اس کے بعد آپ نے سَیّحَل گوٹھ (کراچی) میں FGRF کے تحت لگنے والے سیلاب زدگان کے امدادی کیمپ پر تشریف لاکر وہاں موجود ذمّہ دارانِ دعوتِ اسلامی کی حوصلہ افزائی فرمائی اور خُوب دُعاؤں سے نوازا۔ گھر سے روانگی کے وقت گاڑی میں بیٹھنے کے بعد آپ کے پوتے حاجی اُسید رضا عطاری (سَلَّمَہُ الْبَارِی) نے سفر کی دعا پڑھائی اور پھر حسبِ معمول توبہ و تجدیدِ ایمان کا سلسلہ ہوا اور آپ نے چند اچھی اچھی نیتیں بھی کروائیں۔ دورانِ گفتگو موت کی یاد پر آپ نے ایک بڑا عبرت انگیز جملہ ارشاد فرمایا: ”جوان چلا جاتا ہے اور بوڑھا رہ جاتا ہے لیکن بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی ایک دن سب نے مرنا

ہے۔" کچھ دیر بعد آپ نے پیاس لگنے پر پانی پینے سے قبل دُعا پڑھی اور پھر پانی پیا۔

چونکہ امدادی کیمپ کے فوراً بعد بیرونِ ملک فلائٹ تھی اور وقت کم تھا اس پر آپ نے کچھ تَشوِیش کا اظہار فرمایا کہ جلدی کی وجہ اِمدادی کیمپ پر آتے جاتے کسی مسلمان کی دِل آزاری نہ ہو۔ کیمپ پر پہنچے تو وہاں حکومتِ سندھ کی طرف سے ایک غالباً سندھی ماڈرن نوجوان نے اپنے کسی ادارے کا نام لیتے ہوئے عرض کیا: میں آپ کی تشریف آوری پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اِس پر آپ نے اُسے شَفْقت دیتے اور دِین کے مزید قریب کرنے کے لئے فرمایا: میں آپ کو "مدینے کی تسبیح" تحفے میں دیتا ہوں اور پھر جیب سے مدینۂ پاک کی تسبیح نکال کر اُسے عنایت فرمائی۔ اِس کے بعد سُوئے مَطار (Airport) سفر شروع ہو گیا، آپ نے ایئر پورٹ پر اُترنے سے قبل ارشاد فرمایا: "ان شاء اللہ الکریم ربیعُ الاوّل شریف کا چاند کراچی میں دیکھنے کی نیت ہے، پھر 12 راتیں مدنی مذاکروں کا سلسلہ ہو گا۔" (13 ویں رات بھی مختصر مدنی مذاکرہ ہوتا ہے۔)

اے عاشقانِ رسول! امیرِ اہلِ سنّت "یادگارِ اسلاف" ہیں۔ یعنی آپ کے ہر قَول و فِعل سے بزرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم کی یاد آتی ہے جیسا کہ آپ کے اِس مختصر سے جَدْوَل (Schedule) میں اچھی اچھی نیتوں کو ہی لے لیجئے۔

صدیوں پُرانے ایک بُزرگ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں ہر کام میں نیّت پسند کرتا ہوں حتّٰی کہ کھانے، پینے، سونے اور واش روم میں داخِل ہونے کیلئے بھی۔ (احیاء العلوم، 4/126)

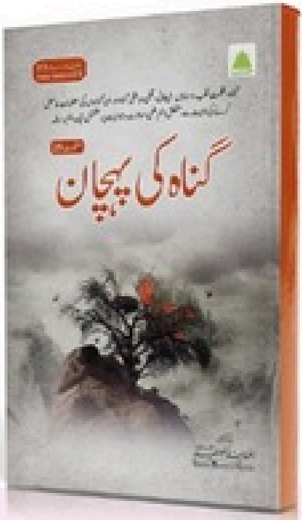
واقعی امیرِ اہلِ سنّت کی صُحبت بڑی "نعمت" ہے۔ آپ بھی مدنی مذاکروں میں شرکت کو اپنا معمول بنا لیجئے۔ اللہ پاک! امیرِ اہلِ سنّت کو درازیٔ عمر بالخیر عطا فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

مُرشدی عطار پر! نور کی برسات ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

# اگلے ہفتے کا رسالہ





فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92  0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net